ماڈیول نمبر1 سبق نمبر2 : عیدگاہ

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/قواعد/صنائع بدائع/اسلوب	سرگرمیاں/عملی کام
2	عیدگاہ	نئے الفاظ، محاوروں اور کہاوتوں کا اپنی گفتگو میں استعمال	نثر (مضمون)	• متن کی تفہیم کے بعد سوالات کے جوابات	• پریم چند کا اسلوب	• انسانی ہمدردی اور رشتوں کا احترام کرنا

مصنف کا مختصر تعارف

پریم چند کا نام دھنپت رائے تھا۔ وہ 1880 کو بنارس میں پیدا ہوئے۔ اردو اور فارسی پڑھنے کے بعد انٹر کا امتحان پاس کیا اور ایک اسکول میں پڑھانے لگے۔ ملازمت کے دوران بی اے کی ڈگری حاصل کی۔

پریم چند کو بچپن سے لکھنے کا شوق تھا۔ 1908 میں ان کی کہانیوں کا پہلا مجموعہ ''سوزِ وطن'' کے نام سے شائع ہوا۔ پریم چند کے افسانے اور ناول اردو ادب کا بیش قیمتی سرمایہ ہیں۔ انھیں دیہاتی زندگی کی تکلیفوں اور تلخیوں کا ذاتی تجربہ تھا۔ پریم چند نے عوامی زندگی کو اپنا موضوع بنایا اور سماج کی اصلاح کے لیے افسانے لکھے۔ وہ سادہ، سلیس اور پُر اثر نثر لکھتے تھے۔ انھوں نے افسانوں اور ناولوں میں دیہی زندگی کا نقشہ کھینچا ہے۔

پریم چند نے ناول اور افسانوں کے علاوہ ڈرامے اور مضامین بھی لکھے۔ ان کے افسانوں کے نمائندہ مجموعے پریم پچیسی، پریم چالیسی، زادِ راہ اور واردات ہیں۔ ناولوں میں بازارِ حسن، میدانِ عمل اور گئودان بہت مشہور ہوئے۔ پریم چند کا انتقال 1936 میں ہوا۔

افسانے کا خلاصہ

اس افسانے کا مرکزی کردار حامد ہے۔ اس کے والدین کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ اپنی دادی امینہ کے ساتھ رہتا ہے۔ عید کے دن عیدگاہ جانے کے لیے حامد کے پاس نہ تو نئے کپڑے ہیں اور نہ جوتے۔ سر پر پرانی سی ایک ٹوپی ہے، مگر وہ بہت خوش ہے، کیوں کہ اسے امید ہے کہ اس کے امّی ابّو اس کے لیے بہت سی اچھی اچھی چیزیں لانے گئے ہیں اور وہ بہت سی تھیلیاں لے کر آئیں گے تو وہ اپنے تمام ارمان پورے کرے گا۔ وہ تو بچہ ہے، لیکن امینہ ایک بوڑھی اور تجربہ کار عورت ہے۔ وہ پریشان ہے۔ عید کا دن ہے اور گھر میں دانہ نہیں۔

امینہ کو یہ فکر ہے کہ حامد اکیلا عیدگاہ کیسے جائے گا۔ اسے اس بات کی بھی پریشانی ہے کہ اس کے پاس حامد کو دینے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ پھر بھی اس نے بڑی دشواری سے بچائے ہوئے تین پیسے حامد کو عیدی کے دے دیے۔ عید کی نماز کے بعد حامد اور اس کے دوست میلہ گھومنے گئے۔ حامد کے علاوہ سبھی جھولے جھول رہے ہیں، گھوڑے اور اونٹوں کی سواریاں کر رہے ہیں، مگر حامد خاموش کھڑا ہے۔ اس کے بعد دوستوں نے کھلونوں کی دکانوں پر دھاوا بول دیا۔ سبھی نے کچھ نہ کچھ لیا، مگر حامد نے کچھ نہیں خریدا۔ حالانکہ وہ ان کھلونوں کو للچائی ہوئی نظر سے دیکھتا ہے، مگر سوچتا ہے کہ اگر دو پیسے کھلونوں پر خرچ کر دیے تو پھر اس کے پاس صرف ایک پیسہ بچے گا۔

حامد کے دوست کھلونے اور مٹھائیاں لے کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ حامد کی نظر دست پناہ (چمٹا) پر پڑتی ہے اور فوراً اس کی نگاہوں میں دادی کا چہرہ گھوم جاتا ہے، جو روٹیاں پکاتے وقت اکثر اپنا ہاتھ جلا لیتی ہیں، کیوں کہ ان کے پاس چمٹا نہیں ہے۔ حامد اسے خرید لیتا ہے اور دوستوں کے پاس شان

سے اکڑتا ہوا آتا ہے۔ پہلے تو دوست اس کے چمٹے کا مذاق اڑاتے ہیں مگر حامد جب ان کے کھلونوں کی کمزوری بتاتا ہے اور اس کے مقابلے میں چمٹے کی مضبوطی اور فوائد سمجھاتا ہے تو سبھی دوست لاجواب ہوجاتے ہیں اور اسے اپنے اپنے کھلونے پیش کردیتے ہیں اور اس کا چمٹا لے کر باری باری اُسے دیکھتے ہیں۔

حامد گھر جا کر دادی کو چمٹا دیتا ہے۔ وہ حیران رہ جاتی ہیں۔ اور جب انھیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ چمٹا تین پیسے کا ہے تو انھیں بہت افسوس ہوتا ہے۔ حامد معصومیت سے کہتا ہے دادی جان تمھاری انگلیاں توے سے جل جاتی تھیں، اس لیے میں نے چمٹا لیا۔ یہ سن کر امینہ کا دل بھر آتا ہے۔ وہ سوچتی ہے کہ میلے میں رنگ برنگی چیزیں دیکھ کر حامد نے کس طرح اپنے آپ کو سمجھایا ہوگا۔ دوسرے لڑکے مٹھائیاں کھا رہے ہوں گے، کھلونے خرید رہے ہوں گے، جھولے جھول رہے ہوں گے، تفریح کر رہے ہوں گے تو اس معصوم نے کتنا ضبط کیا ہوگا۔ دل چاہتے ہوئے بھی کچھ نہ خرید پایا اور خریدا بھی تو دادی کے لیے چمٹا۔ اپنا پورا خزانہ اس چمٹے پر لُٹا دیا۔ امینہ اس عظیم قربانی کو سمجھنے سے قاصر تھی۔ وہ بے اختیار رونے لگتی ہے اور حامد کو دعائیں دیتی ہے۔

غور کرنے کی باتیں

- ''عیدگاہ'' ایک مرکب لفظ ہے، جو عید اور گاہ سے مل کر بنا ہے۔ جب دو بامعنی الفاظ ایک ساتھ مل کر ایک نیا بامعنی لفظ بناتے ہیں تو اسے مرکب کہتے ہیں۔ گاہ لگا کر بنائے گئے دیگر مرکب الفاظ میں سے چند یہ ہیں: درس گاہ، عبادت گاہ وغیرہ۔
- درج ذیل محاوروں کے استعمال سے افسانے کی زبان سلیس اور خوب صورت ہوگئی ہے:

ایک لڑی میں پرو دینا = ایک ساتھ کر دینا ؛ کھسیا جانا = شرمندہ ہوجانا؛ چور چور ہوجانا = کسی چیز کا ٹوٹ کر بکھر جانا؛ چکنا چور ہوجانا = ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا۔

- ''خاکی وردی'' میں ''خاکی'' صفت ہے۔ صفت کی اس قسم کو صفتِ نسبتی کہتے ہیں، جس میں کسی چیز کا تعلق دوسری چیز سے ظاہر کیا جائے۔ خاک معنی مٹی اور خاکی معنی مٹی کے رنگ کا۔ وردی کا تعلق مٹی سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کی کچھ اور مثالیں اس طرح ہیں: کشمیری شال، مصری ٹوپی، نورانی چہرہ، سنہری زنجیر وغیرہ۔

سمجھنے کی باتیں

- یہ افسانہ فطری جذبات کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔
- پریم چند کو گاؤں کی زندگی کا ذاتی تجربہ تھا، اس لیے اس افسانے میں انھوں نے حقیقی زندگی کو پیش کیا ہے۔ گاؤں کی منظرنگاری نہایت دل کش انداز میں کی ہے۔
- حامد اور اس کے دوستوں کے ذریعہ پریم چند نے سماج کے امیر و غریب، دونوں طبقوں کی سوچ کی وضاحت کی ہے۔

خاص باتیں

- عید مسلمانوں کا نہ صرف مذہبی تہوار ہے بلکہ اس کی سماجی اہمیت بھی ہے۔ اس دن ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی سبھی ایک دوسرے کے گھر جاتے ہیں، عید کی مبارکباد دیتے ہیں اور گلے ملتے ہیں۔
- عید کے دن سویاں پکانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔
- عید کے دن بچوں کو سب سے زیادہ خوشی عیدی ملنے کی ہوتی ہے۔ وہ چند روپوں کو قارون کا خزانہ سمجھتے ہیں۔
- خدا کے نزدیک ہر انسان برابر ہے۔ امیر غریب کا فرق صرف ہماری سماجی زندگی میں ہے۔
- نماز کی صف میں کسی کا عہدہ یا رتبہ نہیں دیکھا جاتا اور نہ ہی کسی کی کوئی مخصوص جگہ ہوتی ہے۔
- حامد ایک غریب اور یتیم بچہ ہے۔ لیکن وہ بہت حساس، ہمدرد اور سمجھدار ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ متن پر مبنی سوال

- صحیح جواب پر ”✓“ کا نشان لگائیے:
- حامد بہت خوش تھا کیوں کہ :

(a) اس کی جیب میں بہت سے روپے تھے

(b) اس نے ڈھیروں کھلونے خریدے تھے

(c) وہ اپنے والدین سے ملنے جا رہا تھا

(d) اس کے دل میں امید کی روشنی تھی۔

2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

- حامد نے دست پناہ کیوں خریدا؟

3۔ مختصر جواب والا سوال

- آخر میں حامد کے دوست دست پناہ سے کیوں متاثر ہو گئے؟

4۔ طویل جواب والا سوال

- افسانے کی روشنی میں حامد کے کردار کو بیان کیجیے۔